جانور کی آنتیں بیچنا کیسا؟

ریفرنس نمبر: Sar7320 تاریخ: 02-06-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جانور کی آنتیں بیچنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

آنتوں کا کھانا مکروہِ تحریمی اور ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا اِنہیں ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرنا کہ جس کے بارے میں بالیقین معلوم ہو کہ یہ اُنہیں کھائے گا، تو اُسے بیچنا ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ یہ گناہ پر مدد کرنا ہے اور گناہ کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرنے سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے، البتہ اُس شخص کو بیچنا کہ جو اِس کا جائز استعمال کرے گا یا خریدار کے جائز یا ناجائز استعمال کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں ہے، تو اُسے بیچنا جائز ہے، جیسا کہ فقہائے کرام نے اَفیون کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ کسی ایسے شخص کو بیچنا کہ جو یقیناً اِس کا ناجائز استعمال کرے گا، تو اُسے فروخت کرنا، ناجائز ہے، لیکن اگر ایسے شخص کو بیچی کہ جس کے بارے میں بیچنے والا جانتا ہے کہ یہ اِس کا ناجائز استعمال نہیں کرے گا یا یقینی طور پر معلوم نہیں کہ کیسا استعمال کرے گا، تو بیچنا جائز ہے۔

آنتوں کا کھانا مکروہِ تحریمی ہے، چنانچہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان رَحِمَہُ اللہ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: ”اب فقیر متوکلا علی اللہ کوئی محل شک نہیں جانتا کہ دُبر یعنی پاخانے کا مقام، کرش یعنی اوجھڑی، امعاء یعنی آنتیں بھی اس حکم کراہت میں داخل ہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد20، صفحہ238، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

آنتوں کا معاملہ خرید و فروخت میں اَفیون کی طرح ہے، اور اَفیون کے متعلق امام اہلسنت امام احمد رضا خان رَحِمَہُ اللہ لکھتے ہیں: ”افیون کی تجارت دوا کے لیے جائز اور افیونی کے ہاتھ بیچنا ناجائز ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد23، صفحہ601، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

یونہی آپ رَحِمَہ اللہ "جدُّ المُمتار" میں لکھتے ہیں:"ان بیع الاَفیون والبنج وامثالھما ایضاً مکروہ الا ممن علم انه لا یشتریھا للمعصیة۔"ترجمہ:اَفیون ، بھنگ اور اِس طرح کی دیگر چیزوں کی خرید وفروخت مکروہ ہے، مگر ایسا شخص کہ جس کے بارے میں معلوم ہو کہ یہ گناہ کے لیے نہیں خرید تا تو اُسے بیچنا جائز ہے۔ (جدالممتار، جلد7، کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ78، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اِسی کتاب میں دو صفحے قبل لکھتے ہیں:"ان الشئی اذا صلح فی حد ذاته بان یستعمل فی معصیة و فی غیرھا و لم یتعین للمعصیة فلم یکن بیعه اعانة علیھا، لاحتمال ان یستعمل فی غیر المعصیة وانما یتعین ذلک بقصد القاصدین والشک لا یؤثر۔"ترجمہ:جب کوئی شے اپنی ذات کے اعتبار سے گناہ اور گناہ کے علاوہ ہر دو طرح کے کام میں استعمال ہو سکتی ہو اور خاص گناہ کے لیے متعین نہ ہو، تو اُسے بیچنا گناہ پر مدد کرنا نہیں کہلائے گا، کیونکہ یہ احتمال موجود ہے کہ وہ گناہ کے علاوہ کسی اور جائز کام میں استعمال کرلے۔ کسی چیز کا تعیُّن ارادہ کرنے والوں کے ارادے سے ہوتا ہے (اور ارادہ معلوم نہیں تو محض شک ہی رہ گیا) اور شک مؤثِّر نہیں ہوتا، (یعنی شک پائے جانے کی صورت میں بھی بیچنا جائز ہے۔)
(جدالممتار، جلد7، کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ76، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحِمَہ اللہ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:"اِس (اَفیون) کی بیع ایسے شخص سے کرنا جو اسے ناجائز طور پر کھاتا ہو، ممنوع ہے کہ یہ معصیت پر اعانت ہے۔"
(فتاوی امجدیہ، جلد3، صفحہ183، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

21شوال المکرم1442ھ/02جون2021ء

دارالافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے